150534 ـ عقد نکاح میں عورت کا وکیل کیا کہے ؟

سوال

اگر باپ اپنی بیٹی کا کسی شخص کو شادی کرنے میں وکیل بنائے تو وکیل خاوند کو عقد نکاح میں کیا کہےگا ؟
اگر وہ جہالت کی بنا پر یہ الفاظ کہے کہ: میں نے اپنی مؤکلہ کا نکاح تیرے ساتھ کیا تو کیا جائز ہوگا، اور اس کے لیے صحیح الفاظ کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر لڑکی کا باپ کسی شخص کو اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا وکیل بنائے تو وہ ایسے الفاظ کہے جو اس پر دلالت کریں کہ وہ اس شادی میں لڑکی کے ولی کی کا جانب سے وکیل ہے.

مثلا اگر وہ یہ کہتا ہے کہ: میں نے فلاں کی بیٹی جس نے مجھے اپنی بیٹی کی شادی میں وکیل بنایا ہے کا تیرے ساتھ نکاح کیا.

یا پھر وہ یہ کہے کہ: میں نے اپنے مؤکل کی فلاں بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا یا اس طرح کے اور کوئی الفاظ بولے تو جائز ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر ولی کا کوئی وکیل ہو تو وکیل کیا کہے گا ؟

مثلا وہ کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا؟

نہیں بلکہ وہ یہ بیان کرے کہ وہ وکیل ہے، لہذا وہ یہ کہے کہ: میں نے اپنے فلاں مؤکل کی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا جو کہ فلاں بنت فلاں ہے.

یا پھر میں نے بطور وکیل فلاں بن فلاں کی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا.

اور اگر کہے کہ: میں نے فلاں کی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ اسے اس لڑکی پر ولایت

حاصل نہیں، حتی کہ وہ سبب بیان کرے کہ وہ فلاں کی بیٹی کا نکاح اس لیے کر رہا ہے کہ وہ اس کا وکیل ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 23).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے اور اسی طرح ولی کے لیے بھی نکاح میں وکیل بنانا صحیح ہے، اس لیے اگر خاوند دور ہو تو وہ آپ کو وکالت نامہ بھیج دے کہ تم فلاں کی بیٹی کے ساتھ میری شادی میں میرے وکیل ہو، تو آپ وہاں جائیں، اور لڑکی کا ولی کہے کہ میں نےتیرے مؤکل سے اپنی فلاں بیٹی کا نکاح کیا، اور تم اسے کہو کہ میں نے اپنے فلاں مؤکل کے لیے اسے قبول کیا تو یہ نکاح صحیح ہوگا "

اور اسی طرح لڑکی کا ولی بھی آپ کو ولی بنا سکتا ہے مثلا آپ خاوند کو کہیں کہ: میں نے اپنے مؤکل کی بیٹی فلاں بنت فلاں کا نکاح تیرے ساتھ کیا، تو وہ کہے: میں نے اسے قبول کیا " انتہی

رہا ولی کے وکیل کا قول کہ: میں نے اپنی مؤکلہ کا نکاح تیرے ساتھ کیا، تو یہ لفظ صحیح نہیں؛ کیونکہ عورت کو اپنا نکاح خود کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور نہ ہی وہ اپنے نکاح کے لیے کسی دوسرے کو وکیل بنا سکتی ہے.

بلکہ اس کا نکاح اس کا ولی کریگا، کیونہ اس کی اس پر ولایت کا تقاضہ یہی ہے کہ ولی ہی اس کا نکاح کرے، اس لیے نہیں کہ وہ اس لڑکی کی جانب سے وکیل ہے.

لیکن غالب میں لوگ ان الفاظ میں فرق نہیں کرتے، اور نہ ہی اس کےمعانی کے اختلاف میں غور و فکر کرتے اور متنبہ ہوتے ہیں کہ یہ کس پر دلالت کر رہا ہے.

اس لیے ظاہر یہی ہوتا ہے ان الفاظ سے نکاح صحیح ہے اگر وہ ولی کے وکیل ہونے پر عمل کرے، کہ اس نے ولی کے وکیل ہونے کا ارادہ کیا تھا، اور اگر اس کا ارادہ ہو کہ وہ عورت کا وکیل ہے تو نہیں.

واللہ اعلم .